مشاہدات-756

ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء
درس نمبر 28

رمضان اور مجالس کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِیۡلَ لَکُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا یَفۡسَحِ اللّٰہُ لَکُمۡ ۚ وَ اِذَا قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (المجادلہ:12)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کیلئے) جگہ کھلی کر دیا کرو تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو اُسے سلام کرنا چاہیے، وہاں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب جانے کے لئے کھڑا ہو تو تب بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ افضل نہیں ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

آج کے درس کا عنوان ہے **”رمضان اور مجالس کے آداب“**

رمضان المبارک ایسا مہینہ ہے جس میں ایک مؤمن کی مسجد میں بہت آمد و رفت رہتی ہے۔ وہاں قرآن و احادیث کے دروس کی محفلیں لگتی ہیں۔ عام دنوں میں بالخصوص جمعہ کے روز نمازیوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ افطار پارٹیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں اور بہت سی مجالسِ عرفان کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ اِس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مجالس سے بظاہر تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی مجالس کے آداب پر درس تیار کیا جائے۔ اِس کی اہمیت کا اندازہ اِس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مجالس کے آداب اور قواعد و ضوابط کا ذکر فرمایا ہے جس کا ذکر مَیں آغاز پر کر آیا ہوں اور پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار اِس کے آداب بیان فرمائے ہیں جیسے آپؐ فرماتے ہیں:

جب لوگ کسی مجلس میں آئیں، اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنے کسی اور بھائی کو (کھڑا دیکھ کر) بلائے اور اس کے لئے جگہ کشادہ کردے تو چاہیئے کہ (جو کھڑا ہے) وہ اس کے پاس چلا جائے، کیونکہ یہ اس کی تعظیم و تکریم ہے جو اس کے بھائی نے کی ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ اس (کے پاس جاکر) بیٹھ جائے۔

(الطیوریات، الجزء الرابع)

پھر آپؐ فرماتے ہیں:

جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے، اگر اس کے لئے جگہ کشادہ کردی جائے تو وہ وہاں بیٹھ جائے، ورنہ کوئی اور خالی جگہ تلاش کرے اور وہاں جاکر بیٹھ جائے۔

(صحیح الجامع الصغیر وزیاداتہ، المجلد الاول، حرف الالف)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے بعض پڑھے لکھے لوگ بھی پھلانگتے ہوئے آگے آنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ کسی دوسرے کی تکلیف کا باعث نہ بنیں اور جلسے کے دنوں میں کیونکہ رَش ہوتا ہے اس لئے جو پہلے آنے والے ہیں وہ آگے آکر بیٹھ جایا کریں تاکہ پیچھے سے آنے والے آرام سے بیٹھا کریں، بجائے اس کے کہ بیچ میں جگہ خالی ہو اور پھر لوگوں کو پھلانگ کر آنا پڑے۔“

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔

(صحیح الجامع الصغیر وزیاداتہ، باب المناھی)

پھر آپؐ فرماتے ہیں:

جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ (مجلس کے دوران) کوئی اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب)

پھر آپؐ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی کسی شخص کو اُس کی جگہ سے نہ اُٹھائے تاکہ وہاں بیٹھ جائے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام)

پھر آپؐ فرماتے ہیں:

جو شخص مجلس سے اٹھ کر کہیں جائے اور پھر وہ اپنی جگہ پر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(صحیح الجامع الصغیر وزیاداتہ، المجلد الاول حرف الالف)

آپؐ فرماتے ہیں:

جب کچھ لوگ کسی مجلس میں باتیں کر رہے ہوں اور نہ چاہتے ہوں کہ کوئی اور ان کی باتیں سنے، اس کے باوجود اگر کوئی آکر ان کی باتیں سننے لگ جائے تو قیامت والے دن اس سننے والے کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب اللباس عن رسول اللہ، باب ماجاء فی المصورین)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

مجلس میں کسی معزز جگہ کے پانے کے لئے جلدی نہ کر، کیونکہ وہ جگہ جس پر تجھے بٹھایا جاتا ہے اس سے بہتر ہے جس سے تجھے اٹھا کر نیچے بٹھا دیا جائے۔

(غرر الحکم: 10283)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

”اسلام نے اُٹھنے اور بیٹھنے اور مجالس میں آنے کے آداب سکھائے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں مگر چھوٹی چھوٹی چیزوں نے ہی اسلامی معاشرہ کو ایک فرقان بنا دیا ہے۔ یہ بظاہر چھوٹی چیزیں نتائج کے لحاظ سے چھوٹی نہیں رہتیں بلکہ زبردست چیزیں بن جاتی ہیں جس پر ایک مسلمان کو، ایک احمدی کو فخر کرنا چاہئے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اٹھ کر نہ جائیں۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو اُن میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(النور: 63)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں: تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی سے ملنے جائے تو اس وقت تک اس کے پاس سے نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔

(الجامع الصحیح، آداب المعاملة، الاستیذان)

حضرت واثلہ بن الخطابؓ روایت کرتے ہیں آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک صحابیؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان کے لئے جگہ کشادہ کی، تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! جگہ تو کافی کشادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً ایک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو اس کے لئے ذرا کھسک کر جگہ مزید کشادہ کر دے۔

(شعب الإیمان مؤلفہ احمد بن الحسین، فصل فی قیام المرء لصاحبه علی وجه الإکرام والبر)

حضرت علیؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپؐ کے سامنے کوئی بیٹھا ہو اور آپؐ نے اس کے سامنے ٹانگیں پھیلائی ہوں۔

(بحار الانوار: جلد 13 صفحہ 236)

آپؐ فرماتے ہیں:

مجلس میں فحش کلامی نہ کر، ایسا نہ ہو کہ لوگ تیری بد خلقی کی وجہ سے تجھ سے دوری اختیار کر لیں اور کسی آدمی سے خفیہ طور پر بات نہ کر جب تیرے ساتھ دوسرا آدمی ہو۔

(بحار الانوار: 2/354/84)

ان آداب کے علاوہ مندرجہ ذیل امور بھی احادیث سے ثابت ہیں۔ مجلس میں دوسروں کے لئے جگہ کشادہ کرنا ایک آدمی کو اپنے دینی بھائی کے ساتھ محبت میں بڑھاتا ہے اور آپؐ نے مجلس میں دوسرے کی بات کاٹنے سے بھی منع فرمایا اور آپؐ نے ہمیں مجلس کے آداب میں یہ بات بھی سکھائی ہے کہ مجالس کی باتیں بطور امانت ہوتی ہیں اگر کوئی مجالس کی باتیں افشاء کرتا ہے تو یہ خیانت ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ لیکن ایسی مجالس جس میں کسی کے قتل کرنے کا ارادہ کیا جائے، یا حرام شرم گاہ کو حلال سمجھا جائے، یا کسی کا مال لوٹنے کا پروگرام بنایا جائے اس صورت میں مجالس امانت نہیں ہوتیں۔ یہ بات بھی مجلس کے آداب میں سے ہے کہ کوئی اپنے دانتوں کا خلال مجلس میں بیٹھ کر نہ کرے اور نہ اپنے ناک میں انگلی ڈالے۔ اسی طرح بلغم اور تھوک بھی نہ پھینکے۔

ایسی مجالس میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس میں امام کو بُرا کہا جائے یا جس میں کسی کی غیبت کی جائے۔ پیاز، لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا گیا ہے، اس سے فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے اور مجلس کے اندر کی ہوئی باتوں کا کفارہ یہ ہے کہ جب آدمی مجلس سے اُٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے: پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی شریک نہیں مَیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتے ہوئے جھکتا ہوں۔

(صحیح الجامع الصغیر وزیاداته)

نیک مجالس کی فوقیت اور اس کے آداب میں لکھا ہے کہ اُن مجالس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے، دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (التوبہ: 119)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

آخری زمانہ میں لوگ مساجد میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے۔ إِمَامُهُمُ الدُّنْيَا ان کا امام دنیا ہو گی۔ پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ کو ان کے بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(المعجم الکبیر، بَاب أَحَادِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ)

آپؐ فرماتے ہیں:

اَلْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ غَانِمٌ، وَسَالِمٌ، وَشَاجِبٌ۔ مجالس کی تین اقسام ہیں۔ جن میں شامل ہونے والا ایک گروہ غَانِم، کامیاب اور فائدہ اٹھانے والا ہے، اور دوسرا سَالِم نہ فائدہ اٹھانے والا اور نہ نقصان میں مبتلا ہونے والا اور تیسرا گروہ شَاجِب ہے جو ہلاک ہونے والا ہے۔ سو غَانِم کامیاب اور فائدہ اٹھانے والا وہ گروہ ہے جو اپنی مجالس میں کثرت

سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے اور سَالم نہ فائدہ اور نہ نقصان اٹھانے والا وہ گروہ ہے جو خاموش رہے اور کسی کے خلاف بات نہ کرے اور تیسرا شَاجِب ہلاک ہونے والا وہ گروہ ہے جس کے اقوال واعمال دونوں خدا تعالیٰ کی معصیت سے پُر ہوں۔

(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة 6/375)

کسی نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین ہم نشیں کون ہیں؟ کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(مسند أبي يعلى الموصلي، أَوَّلُ مُسْنَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رقم الحديث: 2408)

آپؐ فرماتے ہیں کہ وہ مجلس جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا گیا نہ شرکائے مجلس میں سے کسی نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، وہ مجلس اللہ کے عذاب کی مستحق ہوگی۔ اب یہ اس کی مرضی ہے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے اور چاہے معاف فرمادے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول الله، ما جاء فی القوم يجلسون)

بعض صحابہؓ کا دستور تھا کہ وہ باقاعدہ ذکرِ الٰہی کی مجالس کا قیام کیا کرتے تھے اور دوسروں کو کہتے کہ آؤ! ہم چند گھڑیاں اپنے رب پر ایمان کی باتیں کریں۔

(مسند أحمد، كتاب باقی مسند المكثرين)

آپؐ فرماتے ہیں:

اللہ کے چند فرشتے ہیں جو رستوں میں گھومتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ جب وہ کسی قوم کو ذکرِ الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں، آؤ! ہمیں اپنا مقصود مل گیا ہے اور پھر وہ ان ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو اپنے پروں سے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں اور ایسے لوگوں میں اگر کوئی راہ گزر بھی آکر بیٹھ جائے تو اُسے بخش دیا جاتا ہے کیونکہ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اجر سے محروم نہیں رہتے۔

(صحيح البخاری، كتاب الدعوات، فضل ذكر الله)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مُردہ کی۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ذکرُ اللہ کس قدر اہم اور ضروری ہے۔“

ہمارے پیارے اِمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجالس کے آداب کے سلسلہ میں احادیث مبارکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتابُ اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جِلَو (سایہ) میں لے لیتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکرِ الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی اس مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 16 جولائی 2004ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

⁂